جلد ۳۴ | ۱۷ ماہ شہادت ۱۳۲۵ھش | ۱۴ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ | ۱۷ اپریل ۱۹۴۶ء | نمبر ۹۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ آج کہنی اور گھٹنوں کے درد کے علاوہ نزلہ کی بھی شکایت ہے، احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اب نسبتاً بہت بہتر ہے۔ مکمل صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔

نظارت تعلیم و تربیت کے زیر انتظام جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری مسجد اقصےٰ میں حدیث بخاری کا جو درس بعد عصر دیتے ہیں وہ اب نماز فجر کے بعد ہوا کرے گا۔

کل ملک نادر خان صاحب محلہ دار الرحمت نے اپنے لڑکے محمد عثمان صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی جس میں بہت سے اصحاب شریک ہوئے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اب مفاسد کے دُور کر دینے کا وقت آگیا

"جیسا کہ ہر فصل کے کاٹنے کا وقت آجاتا ہے۔ ایسا ہی اب مفاسد کے دور کر دینے کا وقت آگیا ہے۔ تثلیث پرستی حد کو پہنچ گئی ہے۔ صادق کی توہین اور گستاخی انتہا تک کی گئی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر تو بھی اور زنبور جتنی بھی نہیں کی گئی۔ زنبور سے بھی انسان ڈرتا ہے۔ اور چیونٹی سے بھی اندیشہ کرتا ہے۔ لیکن حضرت نبی کریم صلعم کو بُرا کہنے میں کوئی نہیں جھجکتا۔ کذبوا بایٰتنا کے مصداق ہو رہے ہیں۔ جتنا مونہہ ان کا کھل سکتا ہے انہوں نے کھولا اور مونہہ پھاڑ پھاڑ کر سب و شتم کئے۔ اب واقعی وہ وقت آگیا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کا تدارک کرے۔ ایسے وقت میں وہ ہمیشہ ایک آدمی کو پیدا کیا کرتا ہے۔ جو اسکی عظمت اور جلال کے لئے بہت جوش رکھتا ہو۔ ایسے آدمی کو باطنی مدد کا سہارا ہوتا ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ سب کچھ آپ ہی کرتا ہے۔ مگر اس کا پیدا کرنا ایک سنت کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلاً۔ اب وہ وقت آگیا ہے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں عیسائیوں کو نصیحت فرمائی تھی۔ کہ اپنے دین میں غلو نہ کریں۔ پر انہوں نے اس نصیحت پر عمل نہ کیا۔ اور پہلے وہ ضالین تھے مگر اب مضلین بھی بن گئے۔ خدا تعالیٰ کے صحیفۂ قدرت پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب بات حد سے گزر جاتی ہے

تو آسمان پر تیاری کی جاتی ہے۔ یہی اسکا نشان ہے۔ کہ یہ تیاری کا وقت آگیا ہے۔ سچے نبی و رسول و مجدد کی بڑی نشانی یہی ہے۔ کہ وہ وقت پر آوے۔ اور ضرورت کے وقت آوے۔ لوگ قسم کھا کر کہیں کہ کیا یہ وقت نہیں۔ کہ آسمان پر کوئی تیاری ہو۔ مگر یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ آپ ہی کیا کرتا ہے۔ ہم اور ہماری جماعت اگر سب کے سب حجروں میں بیٹھ جائیں۔ تب بھی کام ہو جائیگا۔ اور دجال کو زوال آجائیگا۔ تلک الایام نداولہا بین الناس۔ اسکا کمال بتاتا ہے کہ اب اس کے زوال کا وقت قریب ہے۔ اسکا ارتفاع ظاہر کرتا ہے۔ کہ اب وہ نیچا دیکھے گا۔ اسکی آبادی اسکی بربادی کا نشان ہے۔ ہاں ٹھنڈی ہوا چل پڑی۔ اللہ تعالیٰ کے کام آہستگی کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اگر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہ ہوتی۔ تاہم زمانہ کے حالات پر نظر کرکے مسلمانوں پر واجب تھا۔ کہ وہ دیوانہ وار پھرتے اور تلاش کرتے کہ مسیح اب تک کیوں نہیں کسر صلیب کے لئے آیا۔ انکو یہ نہ چاہیئے تھا کہ اسے اپنے جھگڑوں کے لئے بلاتے کیونکہ اسکا کام کسر صلیب ہے۔ اور اسی کی زمانہ کو ضرورت ہے اسی لئے اسکا نام مسیح موعود ہے۔ اگر ملانوں کو بنی نوع انسان کی بھلائی اور بہبودی مدنظر ہوتی۔ تو وہ ہرگز ایسا نہ کرتے۔ جیسا ہم سے کر رہے ہیں۔ انکو سوچنا چاہیئے تھا۔ کہ انہوں نے ہمارے خلاف فتوے لکھ کر کیا بنا لیا ہے جسے خدا تعالیٰ نے کہا کہ ہو جائے۔ اسے کون کہہ سکتا ہے کہ نہ ہو۔ یہ لوگ

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۷ ماہ شہادت ۱۳۲۵ھش

احرار کے انتخابی خرمن پر بجلی کہاں سے گری

(از ایڈیٹر)

"مجلس احرار ہند کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا مظہر علی صاحب اظہر" جب گزشتہ انتخابات میں اپنی اور دوسرے تمام احرار کی ناکامی کی وجہ بیان کرنے کھڑے ہوئے تو جہاں انہوں نے یہ کہا کہ "یہ ناکامیابی کامیابی کی شکل میں ہو گئی" وہاں یہ بھی فرمایا کہ

"میں نے اپنی پارٹی کو ۱۰ دسمبر کو کہہ دیا تھا کہ احرار پارٹی کا کوئی امیدوار کامیاب نہیں ہوگا۔ میں نے مخالف کے رویہ سے اندازہ کر لیا تھا۔" (الفضل ۲۹ مارچ)

اور سمجھ لیا کہ اس سے معقول عذر احرار کی ناکامی اور نامرادی کی پردہ پوشی کے لئے اور کیا ہو سکتا ہے۔ مگر انہیں یہ خیال نہ آیا۔ کہ جس شان و شوکت اور طمطراق سے انہوں نے "انتخابی مہم کا آغاز" کیا بلکہ اس آغاز سے بھی کئی ماہ قبل اپنی کامیابی اور مخالف فریق کی ناکامی کی ڈینگیں مارنی شروع کر دی تھیں اور جو اس وقت تک جاری رہیں۔ جب تک احرار کی شکست فاش کا اعلان سرکاری طور پر نہ ہو گیا انہیں لوگوں کے دماغوں سے نہیں بلکہ "مجلس احرار ہند کے واحد ترجمان الفضل" کے صفحات سے کیونکر محو کیا جا سکیگا۔ اور ان کی موجودگی میں احرار کے ناظم اعلیٰ کی راست بیانی کے متعلق کیا رائے قائم کی جائے گی۔ ذیل میں اس کا تھوڑا سا ذکر ملاحظہ فرمائیں۔

"سالار اعظم جیوش احرار ہند" کے اس جرنیلی آرڈر سے یقیناً "ناظم اعلیٰ" ناواقف نہیں ہو سکتے۔ جو "پنجاب اور سرحد میں پچیس ہزار مجاہدین احرار کو تیاری کا حکم" کے عنوان سے ۳۱ اگست کے "الفضل" میں شائع ہوا۔ اس میں بتایا گیا کہ

"پنجاب اور سرحد میں آنے والے پراونشل اسمبلیوں کے جنرل انتخابات میں مجلس احرار اسلام پورے زور سے حصہ لے کر کوشش کرے گی۔ کہ ہر مسلم سیٹ پر احرار اسلام کا نمائندہ کامیاب ہو۔ تاکہ قوانین الٰہیہ کو جاری کرنے کی قوت اور حکومت الٰہیہ کی بنیاد رکھنے کی مجلس احرار اسلام میں طاقت پیدا ہو...... فی الحال پنجاب میں بیس ہزار اور صوبہ سرحد میں پانچ ہزار رضاکاروں کی ضرورت ہوگی۔"

غور فرمایئے جو پارٹی اس شان کے ساتھ انتخابات کے متعلق اعلان کرے۔ ہر مسلم سیٹ پر اپنے نمائندہ کو کامیاب بنانے کا عزم لے کر اٹھے۔ اور یو۔پی کے ایک بے وقعت سے اخبار میں اعلان کر کے سمجھ لے۔ کہ پنجاب اور سرحد میں پچیس ہزار مجاہد سر پر کفن باندھ کر آن واحد میں اٹھ کھڑے ہونگے۔ اس کے متعلق بآسانی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنی کامیابی کے متعلق کتنی بڑی غلط فہمی میں مبتلا تھی۔ اور اس سے نکلنے کے لئے اسے کتنی بڑی ٹھوکر اور کیسی شدید ضرب کی ضرورت تھی۔

پھر اور دیکھئے۔ احراری واحد ترجمان "الفضل" (۱۲ ستمبر) نے اپنے ایڈیٹوریل میں "غیر متوقع کامیابی کے قوی امکانات" کے عنوان سے لکھا۔

"کامیابی بھی اتنی ہی غیر متوقع شاندار اور ہمہ گیر ہو سکتی ہے۔ جتنی انگلستان میں لیبر پارٹی کی ہوئی۔ کیوں اس لئے کہ اس (مجلس احرار) کے پاس بھی ایک پروگرام ہے۔ ایک ضابطہ ہے جو دنیا میں کسی قوم کے پاس نہیں۔"

اس کے بعد لکھا۔ "بعض صوبوں میں مجلس احرار کی کامیابی سے لوگ دنگ ہو جائینگے اور اگر اللہ نے توفیق دی۔ تو اس طرح اس کے نظام میں بھی وسعت پیدا ہوگی۔" (۱۵ اکتوبر)

اس قسم کی غیر معمولی کامیابی کی توقعات کے پورے ہونے کا انحصار چونکہ عام لوگوں پر تھا اس لئے عوام کے نبض شناس اور ان کی ذہنیت کو سمجھنے والے ناظم اعلیٰ نے انتخابی مہم کا آغاز کرتے ہوئے پورے وثوق اور یقین کے ساتھ کہا۔

"عوام مسٹر جناح کی واحد لیڈری سے بیزار ہیں۔ وہ واحد لیڈری کے خلاف بطور پروٹسٹ علیحدہ انتخابی جنگ لڑیں گے واحد لیڈری کی شکست اگر پاکستان پر اثر انداز ہو جائے۔ تو مسٹر جناح کا دماغ درست ہو جائیگا۔" (الفضل ۲۱ ستمبر)

اسی سلسلہ میں سیالکوٹ کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"ووٹ حاصل کرنے کے لئے شہید گنج کی طرح ڈھونگ رچایا جا رہا ہے مسلمان بیدار ہے اس میں سیاسی چالیں سمجھنے کی صلاحیت موجود ہے۔ انشاء اللہ مسٹر جناح اور اس کے حواریوں کے خوشنما اور رنگین خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکینگے۔" (الفضل ۹ نومبر)

اب سوال یہ ہے کہ جب ایک طرف احرار کو اپنی غیر معمولی اور دنگ کر دینے والی کامیابی کا پورا پورا یقین تھا۔ اور وہ اس کے لئے ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگا رہے تھے۔ صرف صوبہ پنجاب میں ان کے بیس ہزار مجاہد کام کر رہے تھے۔ اور دوسری طرف عوام مسٹر جناح کی لیڈری سے بیزار ہو کر ہر جگہ احرار کو اپنا نمائندہ منتخب کرنا چاہتے تھے۔ وہ بیدار تھے۔ ان میں سیاسی چالیں سمجھنے کی صلاحیت موجود تھی۔ تو پھر وہ بجلی کہاں سے گری۔ جس نے احرار کے انتخابی خرمن کو انتخابات سے پہلے ہی جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ اور احرار کے ناظم اعلیٰ کو معلوم ہو گیا۔ کہ "احرار پارٹی کا کوئی امیدوار کامیاب نہیں ہوگا" جب تک اس کا پتہ نہ بتایا جائے۔ احرار کی جدوجہد ان کی دوڑ دھوپ اور ان کے اپنے بیانات کی بنا پر یہی کہا جائیگا۔ کہ شرمناک ناکامی اور نامرادی پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کھلم کھلا جھوٹ بولا گیا۔

ایک نہایت اہم تقریب

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح

مجلس مشاورت کے نمائندگان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۹ اپریل بروز جمعہ ۵ بجے شام ڈاکٹر سر شانتی سروپ بھٹناگر او بی ای۔ ڈی ایس سی۔ ایف آر ایس۔ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح فرمائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ باہر سے تشریف لانے والے نمائندگان مجلس مشاورت کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ متعلقہ احباب اپنے اپنے دعوتی کارڈ پرائیویٹ سکرٹری کے دفتر سے لے سکتے ہیں مقامی احباب جن کی شمولیت ضروری ہوگی ان کی خدمت میں دعوتی کارڈ علیحدہ بھجوائے جائینگے۔ احباب اس ادارہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قادیان

ایک ثواب کے کام میں طلب امداد

میں اپنی تصنیف "بائیبل کی بشارات بحق سرور کائنات" کے تین چار سو نسخے ہندوستان کے مختلف شہروں کے پادریوں۔ لائیبریریوں اور علماء کو مفت بھیجنا چاہتا ہوں۔ محصول ڈاک بھی میں ادا کر دونگا۔ احباب براہ مہربانی اپنے شہروں سے ایسے نام اور پتے لکھ کر مجھے بھیجدیں اور میری صحت کے واسطے دعا کریں۔

مفتی محمد صادق

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء کی تقریر

نبوت اور خلافت اپنے وقت پر ظہور پذیر ہو جاتی ہیں

۲۷ دسمبر ۱۹۴۵ء بعد نماز ظہر و عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے شدید علالت کے باوجود جو تقریر فرمائی۔ اس کی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔

مرتبہ: قریشی عبد الکریم صاحب و مولوی عبد العزیز صاحب

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انسانی زندگی

ایک دور بلکہ چند ادوار کا نام ہے۔ ایک دور چل کر ختم ہوتا ہے۔ تو ایک اور دور چل پڑتا ہے۔ وہ ختم ہوتا ہے۔ تو پھر ایک اور دور ویسا ہی چل پڑتا ہے۔ جیسے رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات آتی ہے۔ اسی طرح ایک دور کے بعد دوسرا چلتا چلا جاتا ہے۔ اور الٰہی منشاد اسی قسم کا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ سارے دور ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا ان ادوار کے لوگ ایک دوسرے کی نقلیں کر رہے ہیں۔ مومنوں کی باتیں ویسی ہی معلوم ہوتی ہیں۔ جیسے پہلے مومنوں کی۔ اور کافروں کی باتیں ویسی ہی معلوم ہوتی ہیں۔ جیسی پہلے کافروں کی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ حیرت کا اظہار فرماتا ہے۔ کہ

اَتَوَاصَوْا بِہٖ بَلْ ھُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ۔ ذاریات آیت ۵۴

ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ وہی باتیں کہتے ہیں۔ جو پہلے نبیوں کو ان کے نہ ماننے والوں نے کہیں۔ اور

کوئی ایک بات

بھی ایسی نہیں جو نئی ہو۔ اور پہلے انبیاء کو ان کے مخالفوں نے نہ کہی ہو۔ عیسائی اور یہودی معترضین یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ہمیں کیا علم ہے۔ کہ پہلے انبیاء کے دشمنوں نے وہی اعتراض اپنے وقت کے نبیوں پر کئے تھے۔ یا نہیں جو محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر کئے گئے۔ اور ہمارے پاس کیا ثبوت ہے اس بات کا جو محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) نے کہی۔ کہ مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ کہ آدمؑ کے دشمنوں نے بھی یہی اعتراض کئے تھے۔ نوحؑ کے دشمنوں نے بھی یہی اعتراض کئے تھے۔ ابراہیمؑ کے دشمنوں نے بھی یہی اعتراض کئے تھے۔ یہ کہنا کہ یہ خبریں آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے الہام کی گئی ہیں محض باتیں ہی باتیں ہیں۔ ان میں حقیقت کچھ بھی نہیں۔ بلکہ یہ قصے آدمؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ کے مونہہ سے کہلوا دیئے گئے ہیں۔ اگر ہمیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ نہ ملا ہوتا۔ اور کوئی اس بات کا ثبوت ہم سے مانگتا۔ تو ہمیں مشکل پیش آتی۔ لیکن اس علم کے زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بعینہٖ وہی باتیں کہی گئیں۔ جو جہالت کے وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے کہی تھیں۔ اور وہی اعتراض آپ پر کئے گئے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے دشمنوں نے آپ پر کئے۔ اس سے ہم نے یقین کر لیا۔ اور ہمارے لئے شک کی کوئی گنجائش نہ رہی کہ واقعی رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے دشمن وہی باتیں کہتے ہوں گے۔ جو حضرت آدمؑ حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ حضرت موسےٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ کے دشمن کہتے تھے۔ کیونکہ آج ۱۳۰۰ سال کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن آپ پر وہی اعتراض کرتے ہیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر آپ کے دشمنوں نے کئے۔ اور ان میں اتنی

مطابقت اور مشابہت

ہوتی ہے کہ حیرت آتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن جب آپ پر اعتراض کرتے۔ تو آپ فرماتے یہی اعتراض آج سے ۱۳۰۰ سال پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر آپ کے مخالفین نے کئے تھے جب وہ باتیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قابل اعتراض نہ تھیں بلکہ آپ کی صداقت کی دلیل تھیں۔ تو وہ میرے لئے کیوں

قابل اعتراض

بن گئی ہیں۔ پس جو جواب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا دیا۔ وہی جواب میں تمہیں دیتا ہوں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جواب میں یہ طریق اختیار فرماتے اور لوگوں پر اس طریق سے حجت قائم کرتے تو مخالفین شور مچاتے۔ کہ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی برابری کرتا ہے۔ حالانکہ یہ صاف بات ہے کہ جو اعتراض ابو جہل کرتا تھا۔ جو شخص ان اعتراضوں کو دوہراتا ہے۔ وہ

مثیل ابو جہل

ہے۔ اور جس شخص پر وہ اعتراض کئے جاتے ہیں۔ وہ

مثیل محمد (صلے اللہ علیہ وسلم)

ہے۔ پس ہر زمانہ میں مومنوں اور کافروں کی پہلے مومنوں اور کافروں سے مشابہت ہوتی چلی آئی ہے۔ لیکن دنیا ہمیشہ اس بات کو بھول جاتی ہے۔ اور جب کبھی نیا دور آتا ہے۔ تو نئے سرے سے لوگوں کو یہ سبق دینا پڑتا ہے۔ اور اس اصول کو دنیا کے سامنے دہرانا پڑتا ہے۔ اور

خدا کی طرف سے آنے والا

لوگوں کے اس اصول کو بھول جانے کی وجہ سے لوگوں سے گالیاں سنتا ہے۔ اور ذلتیں برداشت کرتا ہے۔ اس کے اپنے اور بیگانے دوست اور دشمن سب مخالف ہو جاتے ہیں۔ اور قریبی رشتہ دار سب سے بڑے دشمن بن جاتے ہیں۔ حدیثوں میں آتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار

پاس کے مکانوں میں نئے آنے والوں کو روکنے کے لئے بیٹھے رہتے تھے اور جب کوئی شخص مسلمانوں کے پاس آتا۔ تو وہ رستہ میں اسے روک لیتے۔ اور سمجھاتے کہ یہ شخص ہمارے رشتہ داروں میں سے ہے۔ ہم اس کے

قریبی رشتہ دار

ہونے کے باوجود اس کو نہیں مانتے۔ کیونکہ ہم لوگ جانتے ہیں۔ کہ سوائے جھوٹ کے اور کوئی بات نہیں۔ ہم آپ لوگوں سے اس کو زیادہ جانتے ہیں۔ ہم سے زیادہ آپ کو واقفیت نہیں ہو سکتی ہم اس کے ہر ایک راز سے واقف ہیں۔ بہتر ہے کہ آپ یہیں سے واپس چلے جائیں۔ اسی میں آپ کا فائدہ ہے۔ یہی حال ہم نے ان کا دیکھا۔ جو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رشتہ دار

تھے۔ ان کی باتوں کو سن کر جو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کیا کرتے۔ اور ان کی حرکات کو دیکھ کر جو وہ باہر سے آنے والوں کو روکنے کے لئے کرتے انسان حیرت زدہ ہو جاتا ہے۔ کہ ان کی باتوں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے رشتہ داروں کی باتوں میں کس قدر مشابہت ہے

مرزا امام الدین

سارا دن اپنے مکان کے سامنے بیٹھے رہتے، دن رات بھنگ گھٹا کرتی اور کچھ وظائف بھی ہوتے رہتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ کر انہوں نے پیری مریدی کا سلسلہ شروع کر لیا تھا۔ جب کوئی نیا احمدی باہر سے آتا۔ یا کوئی ایسا آدمی جو احمدی تو نہ ہوتا لیکن تحقیق کے لئے قادیان آتا۔ تو اسے بلا کر اپنے پاس بٹھا لیتے۔

اور اسے سمجھانا شروع کر دیتے ۔میاں تم کہاں اس کے دھوکے میں آ گئے۔ یہ تو محض فریب اور دہوکہ ہے۔ اگر حق ہوتا تو ہم لوگ جو کہ بہت قریبی رشتہ دار ہیں کیوں پیچھے رہتے۔ ہمارا اور مرزا صاحب کا خون ایک ہے تم خود سوچو بھلا خون بھی کبھی دشمن ہو سکتا ہے۔ اگر ہم لوگ انکار کرتے ہیں۔ تو اسکی وجہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ شخص صحیح راستے سے لوگوں کو پھیرنے والا ہے۔ اور اس نے لوگوں سے پیسے بٹورنے کے لئے یہ دکان کھول رکھی ہے۔ اب حیرت آتی ہے کہ

کونسا ابوجہل آیا

جس نے مرزا امام الدین کو یہ باتیں سکھائیں کہ تم باہر سے آنے والوں کو اس طریق سے روکا کرو۔ یہ نسخہ میرا آزمایا ہوا ہے یا پھر یہ ماننا پڑتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہی باتیں مسمریزم کے ذریعہ مرزا امام الدین سے کہلوا لیں۔ دونو میں سے ایک بات ضرور صحیح ہوگی۔

لدھیانہ کے ایک دوست نور محمد

نامی نو مسلم تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بہت محبت و اخلاص رکھتے انہوں نے مصلح موعود ہونے کا دعوےٰ بھی کیا تھا وہ کہا کرتے تھے کہ بیٹا جب باپ کے پاس جائے تو اسے کچھ نہ کچھ نذر ضرور پیش کرنی چاہئے۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ میں مصلح موعود ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیٹا ہوں اور چونکہ وہ اپنے آپ کو خاص بیٹا سمجھتے تھے انہوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ کم سے کم ایک لاکھ روپیہ تو انہیں ضرور پیش کرنا چاہئے۔ کہتے ہیں ابھی انہوں نے

چالیس پچاس ہزار روپیہ

ہی جمع کیا تھا۔ کہ وہ فوت ہو گئے اور نہ معلوم روپیہ کون کھا گیا۔ انہوں نے بہت سے چوہڑے مسلمان کئے۔ اور ان سے کہا کرتے تھے کہ کچھ روپیہ جمع کرو۔ پھر تمہیں دادا پیر کے پاس ملاقات کے لئے لے چلوں گا کچھ عرصہ کے بعد ان نومسلموں نے کہا کہ پتہ نہیں کہ آپ کب جائیں گے۔ آپ ہمیں اجازت دیں۔ کہ ہم قادیان ہو آئیں۔ اس پر انہوں نے ان نومسلموں کو قادیان آنے کی اجازت دیدی۔ وہ قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سیر کے لئے نکلے تو وہ باہر کھڑے ہوئے تھے۔ غالباً وہ نَو آدمی تھے۔ ان میں سے ہر ایک نے ایک ایک اشرفی پیش کی۔ کیونکہ ان کے پیر نے کہا تھا۔ کہ تم دادا پیر کے پاس جا رہے ہو۔ میں تمہیں اس شرط پر جانے کی اجازت دیتا ہوں۔ کہ تم

دادا پیر کے سامنے

سونا پیش کرو۔ چنانچہ انہوں نے ذکر کیا۔ کہ ہمارے پیر نے ہمیں اس شرط پر آنے کی اجازت دی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک آدمی آپ کی خدمت میں سونا پیش کرے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وہ سیر کو چلے گئے۔ جب سیر سے واپس آئے تو چونکر ان کو حقہ پینے کی عادت تھی اس لئے وہ حقہ پینے کے لئے مرزا امام الدین کے پاس چلے گئے۔ وہ حقہ پینے کے لئے بیٹھے ہی تھے کہ مرزا امام الدین نے کہنا شروع کیا۔ انسان کو کام وہ کرنا چاہئے جس سے اسے کوئی فائدہ ہو۔ تم جو اتنی دور سے پیدل سفر کر کے آئے ہو (کیونکہ ان کے پیر کا حکم تھا کہ تم چونکہ دادا پیر کے پاس جا رہے ہو اس لئے پیدل جانا ہوگا) بتاؤ تمہیں

یہاں آنے سے کیا فائدہ ہوا

ایمان انسان کو عقل بھی دیدیتا ہے بلکہ عقل کو تیز کر دیتا ہے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد ان میں سے ایک نو مسلم کہنے لگا کہ ہم پڑھے لکھے تو ہیں نہیں۔ اور نہ ہی کوئی علمی جواب جانتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ آپکو بھلے مانس مریدملے نہیں اس لئے آپ چوہڑوں کے پیر بن گئے ہیں۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں کیا ملا۔ آپ مرزا صاحب کی مخالفت کر کے مرزا سے چوہڑے بن گئے اور ہم مرزا صاحب کو مان کر چوہڑوں سے مرزا ہو گئے۔ لوگ ہمیں مرزائی مرزائی کہتے ہیں۔ یہ کتنا بڑا فائدہ ہے جو ہمیں حاصل ہوا۔ اب دیکھو یہ کیسی مشابہت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رشتہ داروں کی باتوں میں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رشتہ داروں کی باتوں میں۔

مرزا علی شیر صاحب

جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سالے اور مرزا فضل احمد صاحب کے خسر تھے۔ انہیں لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جانے سے روکنے کا بڑا شوق تھا۔ رستہ میں ایک بڑی لمبی تسبیح لیکر بیٹھ جاتے تسبیح کے دانے پھیرتے رہتے اور منہ سے گالیاں دیتے چلے جاتے بڑا لٹیرا ہے لوگوں کو لوٹنے کے لئے دوکان کھول رکھی ہے بہشتی مقبرہ کی سڑک پر دار الضعفاء کے پاس بیٹھے رہتے اس وقت یہ تمام زمین زیر کاشت ہوتی تھی۔ عمارت کوئی نہ تھی۔ بڑی لمبی سفید ڈاڑھی تھی سفید رنگ تھا۔ تسبیح ہاتھ میں لئے بڑے شاندار آدمی معلوم ہوتے تھے۔ اور

مغلیہ خاندان کی پوری یادگار

تھے۔ تسبیح لئے بیٹھے رہتے جو کوئی نیا آدمی آتا۔ اسے اپنے پاس بُلا کر بٹھا لیتے۔ اور سمجھانا شروع کر دیتے۔ کہ مرزا صاحب سے میری قریبی رشتہ داری ہے۔ آخر میں نے کیوں نہ اسے مان لیا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ میں اسکے حالات سے اچھی طرح واقف ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ ایک دوکان ہے جو لوگوں کو لوٹنے کے لئے کھولی گئی ہے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ باہر سے

پانچ بھائی

آئے غالباً وہ چک سکندر ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ اب تو لوگ جلسہ کے دوران میں بھی باہر پھرتے رہتے ہیں لیکن ان پہلے لوگوں میں اخلاص نہایت اعلےٰ درجہ کا تھا اور قادیان میں دیکھنے کی کوئی خاص چیز نہ تھی نہ منارة المسیح تھا۔ نہ دفاتر تھے۔ نہ مسجد مبارک کی ترقیاں ایمان پرور تھیں نہ مسجد اقصےٰ کی وسعت اس قدر جاذب تھی۔ نہ محلوں میں یہ رونق تھی۔ نہ کالج تھا نہ سکول تھے۔ ان دنوں لوگ اپنے اخلاص سے خود ہی

قابل زیارت جگہ

بنا لیا کرتے تھے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد صاحب کا باغ ہے اسے دیکھو اور یہ حضرت صاحب کے لنگر کا باورچی ہے اس سے ملو۔ اور اس سے باتیں پوچھو۔ ان کا ایمان اسی سے بڑھ جاتا تھا۔ ان دنوں ابھی بہشتی مقبرہ بھی نہ بنا تھا۔ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد کا لگایا ہوا باغ تھا۔ لوگ وہاں برکت حاصل کرنے کے لئے جاتے اور علی شیر صاحب رستہ میں بیٹھے ہوئے ہوتے وہ پانچوں بھائی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا باغ دیکھنے کے لئے گئے۔ تو ان میں سے ایک جو زیادہ جوشیلا تھا وہ کوئی دو سو گز آگے تھا۔ اور باقی آہستہ آہستہ پیچھے آ رہے تھے۔ علی شیر نے اُسے دیکھ کر کہ یہ باہر سے آیا ہے۔ اپنے پاس بلا لیا اور پوچھا کہ مرزا کو ملنے آئے ہو۔ اس نے کہا ہاں مرزا صاحب کو ہی ملنے آیا ہوں۔ علی شیر نے اس سے کہا ذرا بیٹھ جاؤ۔ اور پھر اسے سمجھانا شروع کیا کہ میں مرزا کے قریبی رشتہ داروں میں سے ہوں میں اس کے حالات سے خوب واقف ہوں۔ اصل میں آمدنی کم تھی۔ بھائی نے جائداد سے بھی محروم کر دیا۔ اس لئے یہ دکان کھول لی ہے آپ لوگوں کے پاس کتابیں اور اشتہار پہنچ جاتے ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ پتہ نہیں کتنا بڑا بزرگ ہوگا پتہ تو ہم کو ہے۔ جو دن رات اس کے پاس رہتے ہیں۔ یہ باتیں میں نے آپ کی خیر خواہی کے لئے آپ کو بتائی ہیں۔

چک سکندر سے آنیوالے دوست

نے بڑے جوش کے ساتھ مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ علی شیر صاحب سمجھے کہ شکار میرے ہاتھ آگیا ہے۔ اس دوست نے علی شیر صاحب کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور پکڑ کر بیٹھ گیا۔ گویا اسے ان سے بڑی عقیدت ہو گئی ہے۔ علی شیر صاحب دل میں سمجھے کہ ایک تو میرے قابو میں آگیا ہے۔ اس دوست نے اپنے باقی بھائیوں کو آواز دی کہ جلدی آؤ جلدی آؤ۔ اب تو مرزا علی شیر پھولے نہ سمائے کہ اس کے کچھ اور ساتھی بھی ہیں۔ وہ بھی میرا شکار ہو جائینگے۔ اور میں ان کو بھی اپنا گرویدہ بنا لوں گا۔ اس دوست کے باقی ساتھی دوڑ کر آ گئے۔ تو اس نے کہا۔ میں نے تمہیں اس لئے جلدی بلایا ہے کہ ہم قرآن کریم اور حدیث میں شیطان کے متعلق پڑھا کرتے تھے۔ مگر شکل نہیں دیکھی تھی۔ آج اللہ تعالےٰ نے اس کی شکل بھی دکھا دی ہے۔ تم بھی غور سے دیکھ لو

یہ شیطان بیٹھا ہے

مرزا علی شیر غصہ سے ہاتھ واپس کھینچتے لیکن وہ نہ چھوڑتا تھا۔ اور اپنے بھائیوں سے کہتا جاتا تھا دیکھ لو۔ اچھی طرح دیکھ لو شاید پھر دیکھنا نہ ملے۔ یہ شیطان ہے پھر اس نے اپنے بھائیوں کو سارا قصہ سنایا۔ اب دیکھو کس طرح

ایک قوم دوسری قوم کے قدم بقدم

چلتی ہے۔ ہم نے خوب دیکھ لیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن تیرہ سو سال کے بعد وہی اعتراض کرتے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر کئے گئے۔ بلکہ وہی اعتراض کئے جاتے ہیں۔ جو حضرت نوح ؑ پر آپ کے دشمنوں نے کئے۔ یا جو اعتراض حضرت ابراہیم ؑ پر آپ کے دشمنوں نے کئے۔ یا جو اعتراض حضرت موسےٰ ؑ کے دشمنوں نے آپ پر کئے۔ یا جو اعتراض حضرت عیسےٰ ؑ پر آپ کے دشمنوں نے کئے۔ پس حقیقت یہ ہے کہ

سچ کا مقابلہ

سوائے جھوٹ اور فریب کے کیا ہی نہیں جا سکتا۔ سچ ہر زمانہ میں سچ ہے۔ اور جھوٹ ہر زمانہ میں جھوٹ ہے۔ سچ کے مقابلہ میں سوائے جھوٹ اور فریب کے آ ہی کیا سکتا ہے۔ اگر کوئی چیز دشمنوں کے پاس سوائے جھوٹ کے ہو تو نکلے ہمارے ہاں مثل مشہور ہے کہ

کسی میراثی کے گھر میں

رات کے وقت چور آیا۔ یہ سمجھ کر کہ آخر دس بیس پچاس روپے تو اسکے ہاں ضرور ہونگے۔ اور نہیں تو کوئی کپڑا ہی سہی۔ چور کونسا لاکھ پتی ہوتا ہے۔ کہ ضرور لاکھوں والی جگہ ہی چوری کرے۔ اگر اسے ایک روپیہ بھی مل جائے تو وہ اسے ہی غنیمت سمجھتا ہے۔ وہ بھی یہی سمجھا کہ آخر کوئی نہ کوئی بدیہ ہی میراثی کو ججمانوں کے ہاں سے ملا ہوگا وہی سہی۔ پرانے زمانے میں یہ دستور تھا کہ جسکے پاس کوئی نقدی یا زیور ہوتا وہ اسے کسی برتن میں ڈالکر زمین میں دفن کر دیتا تھا۔ اور چوروں نے اسے نکالنے کا یہ طریق نکالا تھا۔ کہ وہ لاٹھی لیکر گھر کی زمین کو ٹھکور ٹھکور دیکھتے۔ جہاں انہیں نرم نرم زمین معلوم ہوتی۔ وہاں سے کھود کر نقدی یا زیور نکال لیتے تھے یہی طریق اس چور نے اختیار کیا۔ اور لاٹھی لیکر گھر کی زمین کو ٹھکور ٹھکور کر دیکھنے لگا۔ اسی دوران میں میراثی کی آنکھ کھل گئی۔ اور اسے چور کی یہ حرکت دیکھ کر ہنسی آنے لگی۔ کہ ہمیں تو کھانے کو نہیں ملتا۔ اور یہ سوٹیاں مار مار کر خزانہ تلاش کر رہا ہے۔ کچھ دیر خاموش لیٹے رہنے کے بعد اسنے ہنسکر چور سے کہا۔ ججمان سانوں ایتھے دن توں کچھ نہیں لبھدا۔ تہانوں راتیں کی لبھنا ہے۔

یعنی ہمیں یہاں دن کو کوئی چیز نہیں ملتی۔ آپکو رات کے وقت یہاں کیا ملیگا۔ یہی حالت مخالفین کی ہے سچ کے مقابلہ میں سوائے جھوٹ کے کوئی اور چیز ہو تو وہ پیش کریں۔ اور

سچ کے مقابلہ میں سچ کہاں سے لائیں

مقابلہ کے دو ہی طریق ہیں۔ ایک تو یہ کہ خدا تعالےٰ کا بندہ جب کہتا ہے کہ میں نشان دکھاتا ہوں تو دشمن بھی کہیں کہ ہم بھی ویسا ہی نشان دکھاتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ اس بات پر قادر نہیں ہوتے۔ اس لئے نشان کے مقابل پر نشان دکھانے کے لئے سامنے نہیں آتے۔ ہاں دوسرا طریق یہ ہے۔ کہ

آئیں بائیں شائیں

کرتے۔ اور خوب شور وشغب پیدا کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم خوب مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور یہی طریق ہمیشہ انبیاء اور خدا تعالےٰ کے دوسرے خادموں کے دشمن اختیار کیا کرتے ہیں۔ جب سے میں نے

مصلح موعود ہونے کا اعلان

کیا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے ویسے ہی اعتراض کرنے شروع کر دیئے ہیں جیسے مولوی ثناء اللہ صاحب کیا کرتے تھے۔ میں خواب یا الہام سناتا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کے اعلام کی بنا پر اعلان کرتا ہوں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب نہ تو مقابل پر کوئی خواب یا الہام پیش کرتے ہیں۔ اور نہ ہی وہ پیش کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ سارا زور لگا کر

تیس سالہ پرانا ایک الہام

پیش کر سکے ہیں مگر وہ بھی واقعات کے رو سے غلط نکلا ہے۔ پس جب الہام ہوا ہی نہیں۔ تو وہ الہام پیش کیسے کریں۔ اب سوائے اعتراضوں کے ان کے پاس کوئی چیز نہیں۔ اگر وہ اعتراض بھی نہ کریں تو مقابلہ کس طرح کریں۔ حضرت ابراہیم ؑ حضرت موسےٰ ؑ حضرت عیسےٰ ؑ کے دشمن اس بات کا تو انکار نہیں کر سکتے تھے۔ کہ الہام ہوتا ہی نہیں کیونکہ ان سے پہلے انبیاء کو الہام ہوتا تھا۔ اور وہ اس بات کے قائل تھے۔ اس لئے ان انبیاء کا انکار کرنے والے اس بات کا انکار نہ کر سکتے تھے کہ الہام کوئی چیز نہیں۔ اپنی بات کو درست ثابت کرنے کے لئے اور ان انبیاء کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ کہتے تھے۔ کہ ان کے الہام خود ساختہ ہیں۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں نے بھی یہی کہا۔ کہ ان کے الہام خود ساختہ ہیں۔ اگر عیسائیوں اور یہودیوں کا یہ قول درست تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وحی نعوذ باللہ خود ساختہ تھی۔

اللہ تعالیٰ کی غیرت کا تقاضا

یہ تھا کہ وہ ان کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل پر الہام کر دیتا تا مفتریوں کی قلعی کھل جاتی۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا ان کو الہام سے محروم رکھنا بتاتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی حق پر تھے اور آپ کے دشمن یہودی اور عیسائی ناحق پر تھے۔ اسی طرح

آج مولوی محمد علی صاحب

یہ کہتے ہیں۔ کہ میرے الہام جھوٹے ہیں لیکن کیوں اللہ تعالےٰ ان کو میرے مقابل پر سچے الہام نہیں کر دیتا۔ تا دنیا پر واضح ہو جائے۔ کہ مولوی صاحب حق پر ہیں اور میں ناحق پر ہوں۔

حیرت کی بات

ہے۔ کہ ایک شخص دن رات اللہ تعالےٰ کی مخلوق کو گمراہ کرے اور دن رات اس کے بندوں کو فریب اور دغابازی سے غلط راستہ کی طرف لے جائے لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کو غیرت نہ آئے۔ اگر اللہ تعالےٰ کو غیرت نہیں آتی تو اس کی وجہ سوائے اس کے یقیناً اور کوئی نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ یہ جانتا ہے کہ مولوی صاحب اس کے قرب سے بہت دور ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان کو الہام نہیں کیا۔ پس سچائی کے مقابلے میں ابتدا سے انکار ہوتا رہا ہے۔ یہ سلسلہ ابتدا سے چلتا آیا ہے اور چلتا چلا جائے گا۔ یہ ایک بالکل واضح بات ہے کہ

نبوت کے بعد خلافت

ہوتی ہے لیکن لوگ پھر بھی اس طریق کو بھول جاتے ہیں۔ وقت سے پہلے وہ ان باتوں کو اپنی مجالس میں دوہراتے اور ان کا اقرار کرتے ہیں لیکن عین موقع پر ان کا صاف انکار کر دیتے ہیں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب فوت ہوئے تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اس قدر صدمہ ہوا کہ شدت غم کی وجہ سے آپ کے منہ سے بات تک نہیں نکلتی تھی۔ اور ضعف اس قدر تھا کہ کبھی کمر پر ہاتھ رکھتے۔ اور کبھی ماتھے پر ہاتھ رکھتے۔ اسی حالت میں مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا انت الصدیق اور بعض اور فقرات بھی کہے جنکا مفہوم یہ تھا کہ خلافت اسلام کی سنت ہے لیکن بعد میں

مولوی سید محمد احسن صاحب

اس بات پر قائم نہ رہے۔ اور انہوں نے خلافت سے منہ پھیر لیا۔ مولوی محمد علی صاحب یا انکے رفقاء نے انکے بچوں کو آٹے کی مشین لگوا دینے کا وعدہ کیا تھا۔ پس اس بات پر لڑکے اور بیوی پنیامیوں کا ساتھ دیتے رہے۔ اور مولوی صاحب کو بھی مجبور کرتے رہے۔ کہ وہ لاہوریوں کا ساتھ دیں۔ جب وہ ابتلاء کے کچھ عرصہ بعد قادیان میں مجھ سے ملنے کے لئے آئے تو صاف کہا کہ میں مجبور ہوں فالج نے قویٰ مار دیئے ہیں میں طہارت تک خود نہیں کر سکتا ان لوگوں کو وعدہ دیکر لاہوریوں نے بگاڑ رکھا ہے اور میں ان کے ساتھ رہنے پر مجبور ہوں۔ انہوں نے یہاں تک کہا کہ اگر یعقوب اور اس کی والدہ کو سنبھال لیا جائے تو میں بھی رہ سکونگا مگر چونکہ میں اس قسم کی رشوت دینے کا عادی نہیں۔ میں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ مجھے اکثر

ایسے لوگوں کی حالت پر حیرت

آتی ہے کہ ذرا ان کو سلسلہ سے کوئی شکایت پیدا ہو تو انہیں خلافت کے مسئلہ میں بھی شک پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ گجرات کے دوستوں نے سنایا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوئے۔ تو ایک اہل حدیث مولوی نے ہمیں کہا۔ اب تم لوگ قابو آئے ہو۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر نبوت کے بعد خلافت ہے اور تم میں خلافت نہیں ہوگی تم لوگ انگریزی دان ہو۔ اس لئے خلافت کی طرف تم نہیں جاؤ گے۔ وہ دوست بتاتے ہیں کہ دوسرے دن تار موصول ہوئی کہ جماعت نے

حضرت مولوی نور الدین صاحب کی بیعت

کر لی ہے اور ان کو اپنا خلیفہ بنا لیا ہے جب احمدیوں نے اس مولوی کو بتایا تو کہنے لگا۔ نور الدین رضؓ بڑا پڑھا لکھا آدمی تھا اس لئے اس نے جماعت میں خلافت قائم کر دی اگر اس کے بعد خلافت رہی تو پھر دیکھیں گے جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فوت ہوئے تو کہنے لگا۔ اس وقت اور بات تھی اب کوئی خلیفہ بنے گا تو دیکھیں گے۔ وہ دوست بتاتے ہیں کہ اگلے دن تار پہنچ گئی کہ جماعت نے میرے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے۔ اس پر کہنے لگا یارو تم بڑے عجیب ہو۔ تمہارا کوئی پتہ نہیں لگتا۔

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کی مجلس علم و عرفان

۱۵ شہادت بعد نماز مغرب حضور ایدہ اللہ بنصرہ مسند پر رونق افروز ہوئے۔ عبدالاحد خانصاحب افغان مہاجر نے بیان کیا کہ جن دو دوستوں نے لاؤڈ سپیکر کے لئے وعدہ کیا ہے وہ اسے مہیا کرنے کی سعی کر رہے ہیں مگر بعض اشیاء ابھی دستیاب نہیں ہوتیں۔ حضور نے فرمایا ناظر صاحب تعلیم و تربیت نے اطلاع دی ہے کہ ہم نے انتظام کر لیا ہے تھوڑی سی کسر باقی ہے۔ اس کے بعد حضور نے عاجز سے جامعہ احمدیہ کے طلبہ کی تعداد جماعت وار دریافت فرمائی اور آئندہ تیار ہونے والے مبلغین کی کمی کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے درد سے فرمایا کہ یہ تو وہی بات ہے جو اللہ تعالےٰ نے الہاماً مجھے بتائی کہ "روز جزا قریب ہے اور رہ بعید ہے" قاعدہ یہی ہے کہ انسان ایک سال بوتا ہے تو دوسرے سال کاٹتا ہے ہمیں مبلغین کی جلد تر اور بڑی تعداد میں ضرورت ہے معلوم ہوتا ہے کہ درمیانی عرصہ میں ہم تیاری مبلغین کے بارے میں چوک گئے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے تفصیل سے بتایا کہ قریب مدت میں کتنے مبلغ درکار ہیں۔ اسی سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے پہلے مبلغین کے آٹھ آٹھ دس دس سال تک بیرونی ممالک میں رہنے کو بہت بڑی قربانی قرار دیتے ہوئے اپنے اس ارادہ کا اظہار فرمایا کہ آئندہ عام طور پر مبلغین تین سال باہر رہیں۔ مخصوص حالات میں بھی چار ساڑھے چار سال حد ہونی چاہیئے۔ حضور نے افریقہ جانے والے نئے مبلغین کے متعلق فرمایا کہ ان میں سے ۲ نے تو ہمت کر کے حبشی عورتوں سے شادی کر لی ہے۔ حضور نے اس طریق کے فوائد وضاحت سے بیان فرمائے اور اس کی ضرورت کے ضمن میں اسلامی مساوات اور اس کے قیام کی صورت پر مفصل روشنی ڈالی۔ اس قسم کے اختلاط سے پیدا ہونے والی نسلوں کے حالات بھی بیان فرمائے۔ حضور نے فرمایا کہ تنگ ظرفی کے نظریہ سے شادی بیاہ میں بہت مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔ اور چونکہ لوگ اونچی نگاہ رکھتے ہیں اور اچھے مالدار گھرانوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اس لئے بعض گھروں میں بڑی بڑی عمر تک لڑکیاں بغیر شادی کے بیٹھی رہتی ہیں۔ قومیتوں کے بارے میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا کہ قومیتوں کے غلط انداز کو مٹانا بھی اہم مسئلہ ہے۔ اس سے تبلیغ میں وسعت پیدا ہوگی۔ یہ دیواریں ٹوٹیں گی تب ہی مسافت کو جلد طے کر سکیں گے۔ اب دیکھو سمندر میں کوئی دیواریں نہیں ہوتیں مچھلیاں ادھر ادھر آزادانہ پھرتی ہیں۔ اسی طرح جس قوم نے اپنے آپ کو سمندر بنانا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ ان امتیازات کی دیواروں کو مٹا دے۔ حضور نے اس موقعہ پر ان لوگوں کی شدید غلطی کا ذکر فرمایا جو دوسرے ممالک سے شادیاں کر کے لے آتے ہیں۔ اور پھر ان کو اپنے رشتہ داروں کو ملانے کے لئے نہیں لے جاتے۔ پندرہ پندرہ بیس بیس سال یونہی گزار دیتے ہیں۔ حضور نے اس طریق کو ظالمانہ فعل قرار دیا نیز فرمایا کہ اگر سلسلہ ملاقات جاری رکھا جائے تو اس سے تبلیغ میں بھی وسعت پیدا ہوتی ہے۔ اسلام کی عالمگیر مساوات کا دور پور ے طور پر آئے گا۔ اسلام ہی کا اثر ہے کہ عربوں میں غیر ملکیوں سے شادی میں دقت نہیں ہوتی۔ مگر ہندوستان میں باہر سے آنے والے کے لئے زیادہ مشکل ہوتی ہے۔

حضور نے اس موقعہ پر ایک نہایت لطیف تشبیہہ بیان فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ عربی زبان میں وسعت کے لئے لفظ بحر استعمال ہوتا ہے۔ سرعت رفتار کے باعث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہؓ کے گھوڑے کے متعلق فرمایا تھا ان وجدنا لہ لبحراً کیونکہ وہ وسعت

حضور نے اس ضمن میں سامان میسر آنے پر اپنے شام جانے کا ارادہ بھی ظاہر فرمایا جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے عرض کیا کہ ہمارے مصری تاجر السید محی الدین الحصنی اور الاستاذ منیر آفندی الحصنی کو ہندوستان آنے کی اجازت مل گئی ہے۔ مجلس میں کچھ سیاسی گفتگو جاری ہو گئی۔ حضور نے فرمایا۔ انڈونیشیا والوں نے میرے ہی مشورہ پر عمل کیا ہے کہ جو اختیارات اس وقت ملتے ہیں وہ فوراً لے لو۔ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے مشورہ پر عمل نہیں کیا جو کہتے تھے کہ سو فیصدی اختیارات ملیں تو لو ورنہ نہ لو (یہ اس وقت کی بات ہے جب ملایا کے ہونہار نوجوان محمد زہدی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ عربی لہجہ میں خوش الحانی سے مسجد مبارک میں عشاء کی اذان دے چکے تھے)

ٹھیکیدار محمد افضل صاحب گوجرانوالہ نے مسلم لیگ کی پالیسی وغیرہ کے متعلق بعض سوالات دریافت کئے۔ حضور نے تفصیل سے جواب دئیے فرمایا۔ ہم تو مذہبی جماعت ہیں ہمارا براہ راست سیاسیات سے تعلق نہیں ہے۔ نبی کی بعثت بتاتی ہے کہ اس کی جماعت ہر معاملہ میں کسی دوسری جماعت سے سو فیصدی متفق نہیں ہو سکتی جہاں تک اتفاق ہو ہم تعاون کریں گے۔ یہ اصولی بات ہے۔ لیکن جب ہمارے مذہب یا ہماری مستقل پالیسی سے ٹکراؤ پیدا ہو جائے تو ایسا موقعہ آنے پر ہم فیصلہ کرنے سے بہر حال مجاز ہونگے۔ جناب سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب نے بمبئی کے انتخابات میں لیگ کی تائید کرنے پر مخالفین کے اعتراضات کا ذکر سنایا۔ احرار کی انتخابات میں عام ناکامی کا بھی ذکر ہوتا رہا اور صاحبزادہ فیض الحسن صاحب کو احمدیوں کے ووٹ دینے کے اثر بھی بعض احباب نے گفتگو کی

آج کی مجلس کے سلسلہ میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے بیٹھنے کے لئے لکڑی کی جو مسند بصورت تخت تیار کرائی گئی وہ احباب کے اس اصرار کی وجہ سے تھی کہ ہجوم کے باعث ہماری نگاہ حضور پر نہیں پڑتی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے اس مسند پر تنہا بیٹھنا کبھی پسند نہیں فرمایا۔ اور کبھی چند بزرگ اور مہمان احباب ضرور بیٹھتے ہیں۔ بلکہ حضور نے خود بھی کئی دفعہ ایسا فرمایا ہے۔ آج مکرم جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب ذرا

جماعت کے مولوی فاضل اصحاب کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا پیغام

سلسلہ احمدیہ کی فوری تبلیغی ضروریات کے لئے ہمارے مقدس امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کو مزید چند ایسے مولوی فاضلوں کی ضرورت ہے۔ جو جامعہ احمدیہ میں قریباً ڈیڑھ سال تعلیم حاصل کر کے باقاعدہ مبلغ بن سکیں۔ چند درخواستیں قبل ازیں آئی تھیں جن میں سے امیدوار منتخب کئے جا چکے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے پھر ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ ضرورت زیادہ ہے اس لئے پھر اعلان کیا جائے کہ جہاں کہیں احمدی مولوی فاضل ہوں وہ اپنے آپ کو اس جہاد کے لئے پیش کریں۔ ان میں سے جو موزوں ہوں گے انہیں منتخب کر لیا جائیگا سچا ئیو! مولوی فاضل پاس کر کے اور اس مطالعہ کے باوجود خدمت دین کے لئے آگے نہ بڑھنا بہت کم ہمتی ہے۔ یقین کیجئے کہ خدا کے دین کے مخلص خادم کبھی ضائع نہیں ہوتے۔ آپ اپنے آپ کو فوراً پیش فرماویں۔ اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے منظور فرما لیا تو زہے قسمت۔ اور اگر آپ کے حالات ایسے ہوئے کہ آپ انتخاب میں نہ آ سکے تو آپ کو نیک نیتی کا ثواب ضرور مل جائے گا۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے مولوی فاضل اصحاب سے درخواست ہے کہ اس مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے بہت جلد اپنی درخواستیں میرے نام ارسال فرماویں جن میں اپنے کوائف (مثلاً (۱) کب امتحان پاس کیا تھا (۲) عمر کتنی ہے۔ (۳) اس وقت کیا کام کر رہے ہیں اور کتنی آمدنی ہے) بھی درج فرمائیں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

کیا ہندو راج میں غیر ہندوؤں کے ساتھ انصاف ہوگا

ہزاروں سال کا تجربہ شاہد ہے۔ کہ وہ جانور جو اپنی نوع کے کمزور جانوروں حتیٰ کہ بچوں تک کو کھانے سے دریغ نہیں کرتے وہ دوسری نوع کے کمزور جانداروں کو بلا دریغ ہڑپ کر جانے میں ذرا پس و پیش نہیں کرتے۔ مگرمچھ اور مچھلی ان دو آبی جانوروں میں سے ہیں۔ جو اپنے بچوں اور اپنی نوع کے کمزور افراد کو کھا جاتے ہیں۔ بارہا دیکھا گیا ہے۔ کہ بڑی مچھلی کا پیٹ چاک کیا۔ تو اس میں سے چھوٹی چھوٹی مچھلیاں نکلیں۔ اسی طرح وہ قوم جس کو مذہبی تعلیم یہ دی گئی ہو۔ کہ "اپنوں یعنی اپنے میں سے کمزوروں کو کھاؤ۔ اور اپنے دشمنوں کو بھی خوب لوٹو مارو۔ ان کی کھانے تک کی چیزیں اٹھا لاؤ اور پھر وہ قوم سینکڑوں برس ان احکام پر عمل کر کے اس کی عادی ہو چکی ہو۔ اور اس سے یہ توقع رکھنا کہ وہ حکمران بن کر دوسرے غریب لوگوں پر رحم یا ان سے انصاف کریگی۔ ویسی ہی حماقت ہے۔ جیسی ایک پیاسا آگ سے اپنی پیاس بجھانے کی خواہش کرے۔

موجودہ ویدک دھرم ایک پرانا مذہب ہے۔ اس کے احکام کو اگر بنظر غور دیکھا جائے۔ تو صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ اپنوں اور غیروں کو مارنا لوٹنا اس کے نزدیک نیکی ہے۔ بلکہ یہ بات اس مذہب کے اصول میں داخل ہے۔ ذیل میں ویدک لٹریچر سے چند احکام درج کئے جاتے ہیں۔

ہر قوم میں ایک طبقہ کمزور اور غریب لوگوں کا بھی ہوتا ہے سچے اور آسمانی مذہب کا فرض ہے۔ کہ وہ ان کمزور لوگوں کو بھی مذہب میں وہی حقوق دے۔ جو اپنے بڑوں کو دیئے۔ مگر ویدک دھرم نے ان غریب اور کمزور لوگوں کو جو کہ دوسروں کی خدمت کرنے والے تھے یعنی بڑھئی۔ نائی۔ دھوبی۔ تیلی وغیرہ نیچ قوم شودر قرار دے دیا۔ انہیں پیدائشی گنہگار اور غلام قرار دیا۔ اور حصول تعلیم حصول دولت اور عبادت وغیرہ ان کے لئے گناہ عظیم قرار دے دیا۔ حتیٰ کہ ان کو لوٹنا۔ ان کو غلام بنانا جائز ٹھہرایا۔ ملاحظہ ہو منو دھرم شاستر ادھیائے ۱ شلوک ۹۱۔

ترجمہ:۔ برہما جی نے شودر کا یہی اعلیٰ فرض اور کام قرار دیا ہے۔ کہ وہ سچے دل سے برہمن۔ چھتری اور ویش کی خدمت کرے۔ شودر چاہے برہمن نے خریدا ہو۔ یا وہ آزاد ہو ہر صورت میں برہمن اس سے غلامی کرائے کیونکہ برہما نے شودروں کو برہمن وغیرہ کی غلامی کے لئے ہی پیدا کیا ہے "شودر کو اگر آزاد کر دیا جائے۔ تب بھی وہ آزاد نہیں ہو سکتا۔ بلکہ غلام ہی رہتا ہے۔ کیونکہ غلامی تو شودر کی فطرتی چیز ہے۔ وہ بھلا اس سے کیسے علیحدہ ہو سکتی ہے۔

عبادت اور تعلیم کے متعلق شودر کے لئے یہ احکام ہیں۔ یجروید "شودر چونکہ (برہما کے) پاؤں سے پیدا ہوا ہے۔ اس لئے اسے یگیہ کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔"

آگے دیکھئے انتری دھرم شاستر ادھیائے ۱ شلوک ۱۹۔ "اگر شودر کہیں ذکر الٰہی یا ہوم کرتا ہوا پایا جائے۔ تو راجا اسے فوراً قتل کرا دے۔ کیونکہ جس طرح پانی کی موٹی دھار آگ کو بجھا دیتی ہے۔ ویسے ہی شودر کا ذکر الٰہی اور ہوم کرنا پوری حکومت کو تباہ کر دیتا ہے۔

آگے دیکھئے گوتم دھرم سوتر۔

"اگر شودر وید منتر سن لے۔ تو تانبا اور لاکھ گرم کر کے اس کے کانوں میں بھر دو۔ اور اگر شودر اپنے منہ سے وید منتر پڑھ لے۔ تو اس کی زبان کاٹ ڈالو۔ اور اگر وہ وید کو پڑھ لے۔ تو اسے جان سے مار دو۔"

"اگر برہمن چھتری کی تحقیر کرے۔ پچاس روپے جرمانہ اور اگر ویش (بنئے) کی کرے۔ تو پچیس روپے جرمانہ دے۔ اور اگر شودر کی کرے۔ تو اس پر کوئی جرمانہ نہیں ہے۔ (گوتم سمرتی ادھیائے ۱۲)

"اگر شودر برہمن یا چھتری کو کوئی حقارت آمیز بات کہہ دے۔ یا کوئی چوٹ پہنچائے۔ تو راجا ان کا وہی عضو کٹوا ڈالے۔ جس سے اس نے یہ کام کیا ہو۔"

"جو شودر برہمن کے ساتھ بیٹھنا چاہے راجا یا تو گرم لوہے سے اس کی کمر پر داغ دے کر اسے ملک سے نکال دے یعنی حبس دوام کی سزا دے اور یا پھر اس کے چوتڑ کاٹ ڈالے۔" (منو سمرتی ادھیائے ۸ شلوک ۲۸۱)

قتل کرنے کی سزا میں یہ امتیاز رکھا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو گوتم سمرتی ادھیائے ۳) کہ اگر برہمن کو کوئی دوسرا قتل کر دے۔ تو وہ قاتل آگ میں جلا دیا جائے۔ اور اگر برہمن شودر کو قتل کر دے۔ تو وہ ایک سال تک برہمچاری (مجرد) رہنے اور ایک بیل دے دینے سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔"

بعض جرم ایسے ہوتے ہیں۔ جن کی سزا پھانسی ہوتی ہے۔ اس سزا کے لئے ملاحظہ ہو منو دھرم شاستر ادھیائے ۸ شلوک ۳۷۹۔ "برہمن کے علاوہ باقی تینوں ذاتیں اگر ایسا جرم کریں۔ تو انہیں جان سے مار دو۔ لیکن اگر وہی جرم برہمن کرے۔ تو اس کے سر کے بال منڈوا دو۔ اس کے لئے یہی پھانسی ہے۔"

بات بالکل واضح ہے۔ کہ اگر باقی قومیں کوئی ایسا سنگین جرم کر بیٹھیں۔ جس کی سزا موت ہو۔ تو فوراً پھانسی دے دو۔ لیکن اگر برہمن دیوتا وہی گناہ کرے۔ تو اسے بلا کر اس کی حجامت بنوا دو۔

یہ تو ہم اوپر بتا چکے ہیں۔ کہ ویدک دھرم نے شودر کو برہمن وغیرہ کا ایسا ازلی ابدی غلام قرار دیا ہے۔ کہ وہ غلامی اس سے کسی صورت میں علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ اب ایسے غلام کی تنخواہ یا مزدوری دیکھئے "اپستنبھ سمرتی ادھیائے ۹ میں لکھا ہے۔" برہمن کی غلامی کرنے والے شودر کو زمین پر ڈال کر کھانا دو۔ کیونکہ جیسا کتا ویسا ہی شودر ہے۔"

اس سلوک کے علاوہ مزید ارشاد ملاحظہ ہو۔ منو سمرتی ادھیائے ۸ شلوک ۴۱۷ میں لکھا ہے۔

"برہمن بغیر کسی قسم کے شک و شبہ کے شودر کا مال و دولت لے سکتا ہے۔ کیونکہ شودر کا اپنا تو کچھ بھی نہیں۔ بلکہ اس کا سب کچھ اس کے مالک برہمن کا ہی ہے۔"

ایسے احکام ویدک لٹریچر میں بیسیوں ہیں اور یہ منو جی کے اپنے بیان کردہ نہیں بلکہ ویدوں کے بتائے ہوئے ہیں چنانچہ منو جی کہتے ہیں (ادھیائے ۲ شلوک ۷) "منو نے جو کچھ کسی کا دھرم بیان کیا ہے وہ سب کا سب ویدوں میں موجود ہے" لہٰذا یہ سب ویدوں کے ہی احکام و ارشاد ہیں۔ اب سوچنے کی بات ہے کہ اپنی قوم کے لوگوں کے ساتھ ویدک دھرم نے جب یہ سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو غیروں کے ساتھ یا دوسری اقوام کے کمزور لوگوں کے ساتھ ویدک دھری انصاف کریں گے۔ ہرگز نہیں ایسا خیال کرنا بھی حماقت اور نادانی ہے۔ اسی تو اریخی کتب سے ثابت ہے کہ آریہ قوم نے ہندوستان میں داخل ہو کر یہاں کے اصل باشندوں کو تباہ اور برباد کر دیا۔ اور جو ان میں سے بچ رہے۔ ان کو اپنے گھروں سے نکال دیا۔ انہوں نے جنگلوں اور پہاڑوں میں جا کر پناہ لی چنانچہ پنڈت ایشوری پرشاد ایم اے ایل ایل بی اپنی کتاب "سٹوڈنٹس ہسٹری آف انڈیا" میں لکھتے ہیں "یہ کالے اور چپٹی ناک والے اور بدشکل انسان جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ہندوستان کے قدیم ترین باشندوں کی نسل سے ہیں۔ ان کو آریوں نے مغلوب کر کے ان کی بود و باش کی جگہوں سے نکال دیا تھا (۱۷ و ۱۸) پھر آپ فرماتے ہیں۔ "اتنا ضرور ماننا پڑے گا کہ اپنی آمد سے قبل کے ہندوستان کے قدیم باشندوں کو ان آریوں نے آسانی کے ساتھ زیر اور ملک سے خارج نہیں کیا۔ بلکہ ان سے بہت سخت خونریز معرکے ہوئے۔ اور جب وہ ہار گئے تو وہ پنجاب سے نکل بھاگے۔ رگوید میں ان معرکوں کا ذکر ہے۔ اور ان کے لئے راکھشش دیتیہ اور اسر وغیرہ تحقیر و توہین والے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں (صد ۲۴)

ان حوالوں سے ثابت ہے کہ ہندوؤں نے ہندوستان میں بطور مہمان داخل ہو کر اپنے میزبانوں یعنی ہندوستان کے اصل مالک باشندوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور جو بچے انہیں گھروں سے نکال دیا اور اپنی مذہبی کتب میں ان کے لئے حقیر نام تجویز کئے

([illegible] ناصرالدین عبداللہ)

برائے توجہ مجالس خدام الاحمدیہ

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو اس بات کی تحریک کرتے ہوئے کہ اپنے بچوں کو اعلےٰ تعلیم کے لئے تعلیم الاسلام کالج میں بھجوائیں۔ فرماتے ہیں:۔

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے۔ تو وہ کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے بلکہ میں کہوں گا کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ وہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان بھیج سکے۔ خواہ اس کے گھر میں ہی کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے تو وہ بھی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے" (الفضل ۱۷ مئی ۱۹۴۴ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

"ہمارا کالج درحقیقت دنیا کی ان زہروں کے مقابلہ میں ایک تریاق کا حکم رکھتا ہے۔ جو دنیا کے مختلف ملکوں اور مختلف قوموں میں سائینس فلسفہ اور دوسرے علوم کے ذریعہ پھیلائی جا رہی ہیں" (الفضل ۲۱ مئی ۱۹۴۴ء)

احباب جماعت کا فرض ہے کہ اپنے پیارے امام کے مندرجہ بالا ارشاد کو پیش نظر رکھیں تمام قائدین و زعماء مجالس خدام الاحمدیہ اس معاملہ میں اپنے سیکرٹریان تعلیم کے ذریعہ سے خاص طور پر تعاون فرمائیں۔ حضور کا مطالبہ بالا ارشاد تمام احباب جماعت تک پہنچ جائے۔ نیز قائدین کرام انفرادی رنگ میں بھی احباب جماعت کو تحریک کریں۔ کہ اپنے بچوں کو ضرور اعلےٰ تعلیم دلوائیں۔ اور اس تعلیم کے حصول کے لئے ان کو تعلیم الاسلام کالج میں بھجوائیں۔ حضور کے ارشاد کے بعد اور کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ امید ہے کہ احباب سیدنا حضور کی اس ابراہیمی آواز پر لبیک لبیک کہتے ہوئے اپنے مرکز میں جمع ہو جائیں گے۔ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی علوم بھی پڑھیں گے اور عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے کہ امام کی آواز پر لبیک کہیں

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بہ زور درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے بچوں کو ضرور تعلیم کے لئے ابھی سے سکول میں داخل کرانے کی ہر ممکن کوشش کریں

نظارت ہذا کے پاس اتنا عملہ نہیں کہ ہر جگہ پہنچ سکے۔ حضور کے ارشادات الفضل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ عہدہ داران جماعت اس کے لئے خاص جدوجہد کریں گے احباب جماعت میں بیداری پیدا کریں گے۔ تاکہ وہ اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم دلا کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کو پورا کریں۔ اور ہم خرما ہم ثواب کے مستحق ہوں۔

ناظر تعلیم و تربیت

قائدین و زعماء کرام فوری توجہ فرمائیں

نماز باجماعت ادا کرنا ایک ابتدائی مگر اہم رکن اسلام ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ مجالس خدام الاحمدیہ نے ابھی تک اس طرف پوری توجہ نہیں کی۔ تمام قائدین و زعماء کرام جملہ مجالس سے درخواست ہے۔ کہ اپنی اپنی مجالس میں نماز باجماعت کا انتظام کریں۔ خدام کو صبح کی نماز کے لئے ہفتہ وار ہفتہ سوموار ۲۰/۴ سے جگانے کا پروگرام شروع کریں ایک ہفتہ چھوڑ کر دوسرا ہفتہ جگانے کا پروگرام ہوگا۔ اس پروگرام کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک اس کی ضرورت نہ رہے۔ اور تمام خدام میں ذمہ داری کا احساس پیدا ہو جائے۔ اسی طرح عشاء کی نماز کے وقت بھی خدام کو گھروں سے بلانے کا انتظام کریں۔ دیگر نمازوں کی نگرانی بھی لازمی ہے۔ نماز کی حاضری باقاعدہ رجسٹر پر لگائی جائے۔ اور ہر پندرہ دن کے بعد نمازوں کی حاضری کی رپورٹ ذیل کے نقشہ کے مطابق دفتر مرکزیہ میں بھیجنی لازمی ہے۔ حاضری کی رپورٹ میں ہفتہ وار اوسط حاضری درج ہونی چاہیئے۔

کل تعداد خدام ــــــــ

۱۔ عرصہ زیر رپورٹ ۲۔ اوسط حاضری نماز عشاء ۳۔ اوسط حاضری نماز فجر۔ ۴۔ اسماء عادی غیر حاضر اراکین ۵۔ حاضری بڑھانے کیلئے کیا اقدام اٹھائے

تمام قائدین و زعماء کرام سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے نماز باجماعت کی ادائیگی کا اہتمام کریں گے۔ اور وقت مقررہ پر اپنی رپورٹ دفتر مرکزیہ میں ارسال کرتے رہیں گے۔

مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ریاست رامپور میں ایک احمدی کی لاش کی بے حرمتی اور حکام کی ہمدردی

قاسم علی خان صاحب قادیانی کا انتقال ۹ اپریل کو ۱۰ بجے شب رامپور میں ہوا۔ بغدادی صاحب کے قبرستان میں مخالفین نے قبر کھودنے نہ دی۔ دوسرے قبرستان میں جا کر دفن کیا گیا چونکہ خود ان کے رشتہ دار بھی معاند تھے۔ انہوں نے اور دوسرے غیر احمدیوں نے میت کو قبر سے نکال کر باہر رکھ دیا۔ پولیس کو اطلاع ہوئی۔ تو خان بہادر اکرام حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ اسسٹنٹ پولیس اور کوتوال صاحب شہر نے جنازہ اٹھا کر شہر کے مغربی علاقہ میں ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر لے جا کر دفن کیا اور ان کے مکان پر پولیس کا پہرہ لگا دیا۔ ہم سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس رامپور کی ہمدردی کے شکر گزار ہیں۔ نیز مجسٹریٹ صاحب کے گذشتہ تین سال سے مرحوم قبرستان کے لئے علیحدہ جگہ ریاست سے مانگ رہے تھے۔ اور خود میں نے بھی افسر متعلقہ سے پر زور درخواست کی تھی۔ اور تعداد احمدیوں کی بتا دی تھی۔ مگر جگہ اسوقت تک نہیں ملی۔ ورنہ میت کی یہ بے حرمتی نہ ہوتی۔ اب میں جناب چیف منسٹر صاحب کو اس طرف

[illegible] ذوالفقار علی

توسیع تعلیم اور احباب جماعت کا فرض

جو بچے پانچ سال سے بیس سال کی عمر کے اس وقت تعلیم حاصل نہیں کر رہے۔ ان کے متعلق حضور ایدہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ان کے سرپرستوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ اس کی تعمیل میں نظارت ہذا کی طرف سے جو کوشش اس وقت تک کی گئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں ۴۴۱ بچوں کے سرپرستوں نے اپنے بچوں کو سکول میں داخل کرانے کا وعدہ کیا ہے۔ اسی تعداد میں قادیان کے ۲۴ ۔ اور بیرونجات کے ۱۱۰ بچے ہیں میں اس اعلان کے ذریعہ ان مقامات کے احمدی احباب کی خدمت میں جہاں ہمارے کارکن نہیں پہنچ سکے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تعلیمی سال چند دن میں شروع ہونے والا ہے

احباب فوراً اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور اپنی اولاد کی اور اپنی بہتری اور سلسلہ کے مفاد کی خاطر اپنے بچوں کو اپنے قریب کے سکول میں داخل کروا کے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ تا حضور کی خدمت میں نام بنام رپورٹ پیش کر کے دعا کی درخواست کی جائے اس وقت تک ۲۶۴ جماعتوں کی طرف سے توسیع تعلیم کے سلسلہ میں نقشہ جات اعداد و شمار موصول ہو چکے ہیں۔ جس میں ایسے بچوں کی تعداد جو تعلیم حاصل نہیں کر رہے ۲۳۳۶ دکھائی گئی ہے۔ اتنی بڑی تعداد کے مقابلہ میں ۴۴۱۔ احباب کا وعدہ بہت ہی تھوڑا ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے بالعموم اور عہدیداران جماعت سے بالخصوص

تحریک جدید کے مجاہدوں کی پانچہزاری فوج

تحریک جدید کے بارھویں سال کا وعدہ پورا کرنے والے احباب کی فہرست ذیل میں دیتے ہوئے صرف اتنا عرض کرنا مناسب ہے۔ کہ وہ جواب تک بارھویں سال کا چندہ یا دفتر دوم کے سال دوم کا چندہ ادا نہیں کر سکے۔ وہ اس ماہ میں فوری توجہ فرما کر ادا فرما دیں۔ اس لئے کہ اس سال کی ششماہی اول ختم ہونے کے قریب آ گئی ہے۔ ہر مجاہد کوشش کرے۔ کہ وہ چھ ماہ کے اندر اندر اپنا وعدہ پورا کرے۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

قریشی محمد عبداللہ صاحب دفتر محاسب قادیان ۱۲/-
حسن صاحب رہتاسی لائلپور ۱۴/۴
مشتاق احمد صاحب باجوہ ۴۰/-
ڈاکٹر محمد دین صاحب گوجرہ ۴۱/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۳۱/-
بچگان " " " ۱۱/-
ماسٹر محمد دین صاحب " ۱۰/۴
کیپٹن حبیب احمد صاحب چک ۱۲۷ بہلولپور ۱۵۰/-
غلام محمد صاحب بستی بابو دانی جھنگ ۷/-
مولوی محمد زاہد صاحب شورکوٹ ۲۰/-
صدر الدین صاحب شورکوٹ ۱۰/-
چودھری مہتاب الدین صاحب E.A.C. بھوانہ جھنگ ۲۵۰/-
چودھری عطاء اللہ صاحب چک ۴۹ ج سرگودھا ۱۳/-
" دل احمد صاحب ادرحماں ۵/۷/-
" محمد عالم صاحب چک ۳۳ ج ب ۷/-
مولوی رحمت خاں صاحب کوٹ مومن ۷/۱۰/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۷/۱۰/-
ماسٹر غلام رسول صاحب پھلرون ۸/۱۴/-
چودھری غلام قادر صاحب نمبردار چک ۷۱ ج ۲۱/-
خدیجہ بیگم اہلیہ محمد الدین چک ۷۱ ج ۶/۱/-
مرزا عنایت اللہ صاحب گجرات ۲۵/-
تاج دین صاحب کھاریاں ۸/۴/-
زینب والدہ ڈاکٹر کریم الدین صاحب کھاریاں ۸/-
مبارکہ بنت عبدالحق صاحب " ۸/-
فضل بیگم اہلیہ عبدالحق صاحب " ۹/-
دادی صاحبہ ۹/- و والدہ صاحبہ ۹/- ڈاکٹر عبداللطیف صاحب شگل ۱۸/-
ماسٹر محمد خاں صاحب مرحوم کھاریاں ۱۲/-
شاہ محمد صاحب کھاریاں ۶/-
وزیر خاں صاحب کھاریاں ۸/۳/-

بھاگ بھری بیوہ محمد خاں صاحب کھاریاں ۵/-
نور حسن شاہ صاحب شیخپور ۷/۲/-
میاں نور الدین صاحب دھاروالیہ ۱۰/۵/-
فتح عالم صاحب " " ۲۲/-
ہمشیرگان بشیر احمد صاحب سماعیلہ ۱۲/-
سید محمد فاضل شاہ صاحب گھیٹر ۱۴/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۱۱/-
سید عبدالغنی شاہ صاحب " ۱۱/۴/-
سید عبدالرحمٰن صاحب " ۲۶/-
سیدہ خدیجہ بی بی صاحبہ " ۶/۸/-
مولوی غلام محمد صاحب عالم گڑھ ۱۱/-
رستم علی صاحب " ۵/-
نواب بی بی اہلیہ علی احمد صاحب شاہدیوال ۱۰/-
علی محمد صاحب مرالہ ۶/۸/-
حسین الدین صاحب آڑہ تہال ۵/۱۳/-
عبدالغنی شاہ صاحب نوزنگ ۵/۲/-

باز خاں صاحب نوزنگ ۷/۲/-
امیر حسین شاہ صاحب نوزنگ ۱۶/-
نواب خاں صاحب فتح پور ۴۳/۷/-
سیدہ سجادہ بیگم صاحبہ موزنگ ۸/-/-
کیپٹن بدر الدین احمد صاحب سنگاپور ۱۱۹۷/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۶۷/۸/-
بچگان " " " ۲۹/۸/-
حکیم مختار احمد صاحب شاہدرہ ۴۳/-
الہ دین صاحب " ۱۲/-
ماسٹر غلام محمد صاحب مع اہلیہ " ۲۸/-
صوفی نبی بخش صاحب ٹانڈو ۵/۱۰/-
میاں محمد رمضان صاحب دو والہ ۹/۱۳/-
چودھری محمد الدین صاحب ۶ علی پور ۷/۲/-
غلام محمد صاحب " " ۱۰/-
سید حبیب اللہ شاہ صاحب لاہور ۱۵۰/-

اللہ دتا صاحب چک ۶ علی پور ۱۰/-
مرزا سلطان احمد صاحب قصور ۶۰/-
ملک محمد الدین صاحب کھاریاں A.S.I.P ۲۰/-
حکیم محمد جمیل صاحب شیخوپورہ ۴۰/-
زینب دختر " " " ۳۳/-
بابو غلام رسول صاحب ۳۱/-
شیخ احمد حسن صاحب پٹواری آنبہ ۲۰/-
سید علی صاحب ہاشمی لدھڑ ۱۱۷ شیخوپورہ ۲۲/-
چودھری رحیم بخش صاحب چک چھہور ۱۱۷ ۱۶/-
عائشہ بیگم والدہ مسعود بیگم صاحبہ " " ۱۱/-
مستری اللہ دتا صاحب کرتو ۷/۴/-
عمر دین صاحب فتح الدین صاحب بھوئیوال ۹/-
چودھری رحمت علی صاحب کرتو ۳۹/۱۵/-
غلام فاطمہ اہلیہ " " " ۵/۱۱/-

(باقی)

تصانیف حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ

۔کریمہ کر۔ حضرت میر صاحب کی تازہ تصنیف۔ مردوں، عورتوں اور بچوں کے لئے جسمانی، تمدنی، معاشرتی، علمی، اخلاقی اور مذہبی نصیحتوں کا مجموعہ۔ کتاب اسقدر دلچسپ اور مفید ہے۔ کہ چھپتے ہی ... نکل گئی یہ دوسرا ایڈیشن ترمیم اور اضافوں کے بعد شائع ہوا ہے۔ قیمت ۵/ مجلد ۸/

۔مقطعات قرآنی۔ حروف مقطعات کی اصلیت۔ قرآنی خزانہ کا راز۔ جدید انکشاف ... لٹریچر میں نئی چیز۔ مجلد قیمت ۸/

۳۔ بخار دل (ہر دو حصہ) حضرت میر صاحب کی تمام نظموں کا مجموعہ۔ نہایت دلچسپ اور ... کتاب قیمت ۸/عہ

۔جامع اللطائف کا ضبط لطیفہ اور پرمعارف مضمون۔ خدا کا ذکر کس طرح کرنا چاہیئے۔ قیمت ۳/

بہترین نظمیں۔ مولانا حالی کی نہایت اعلیٰ اخلاقی اور اصلاحی پانچ نظمیں قیمت ۳/

بہترین فسانے۔ چھ نہایت مفید اور دلچسپ تاریخی اور اخلاقی فسانے۔ قیمت ۱۲/

۳۔ سلطان صلاح الدین۔ فاتح بیت المقدس کے حیرت انگیز بہادرانہ کارنامے قیمت مجلد ۱۲/

۳۔ عبرت نامہ اندلس۔ مسلمانان اندلس کی بہترین تاریخ۔ نہایت دلچسپ ... عبرت انگیز۔ قیمت ہر دو جلد مجلد ۱۵/۸

پتہ:۔ **مینیجر احمدیہ دارالاشاعت قادیان**

ہر قسم کی کتب

ہر قسم کے قرآن مجید معریٰ و مترجم کتب احادیث۔ تواریخ۔ تفسیر کبیر۔ مکمل تبلیغی پاکٹ بک ... کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کی نئی اور پرانی کتب۔ ترجمۃ القرآن ... جدید۔ دینیات کی پہلی کتاب ... کے لئے ذیل کا پتہ یاد رکھیئے:۔

مکتبہ بشارت احمدیہ نمبر ریلوے روڈ قادیان

آپ کو اولاد نرینہ کی خواہش ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا تحریر فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے یہ دوائی بفضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل کورس ۱۶ روپے۔

ملنے کا پتہ:۔ **دواخانہ خدمت خلق قادیان**

نظام نو انگریزی پہلا ایڈیشن ختم ہوگیا
دوسرا ایڈیشن شائع ہوگیا

اس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا گذشتہ موجودہ اور مستقبل تبلایا گیا ہے۔ اور دوسرے ایسے تبلیغی مضامین کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جس سے تمام جہان کے انگریزی دان پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت و فوقیت ظاہر ہو سکتی ہے۔ قیمت ہر ایک روپیہ کے پانچ معہ محصولڈاک

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

کیا آپ کو معلوم ہے

قادیان میں بھی زراعتی اوزار اور مشینری اعلیٰ پیمانے پر بنانے کا کام شروع ہوگیا ہے۔ ٹوکے۔ بیلنے۔ رہٹ وغیرہ بہت جلد مارکیٹ میں آجائیں گے اپنی ضروریات کیلئے ہم سے خط و کتابت کیجئے۔

المشتہر

سید عبدالحی آف منصوری منیجنگ ڈائرکٹر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان

احمدی قالین بافوں کی ضرورت

محنتی اور ہوشیار احمدی قالین بافوں کی فوری ضرورت ہے پنجاب و کشمیر کی جماعتوں سے خاص طور پر درخواست ہے۔ کہ وہ اس طرف توجہ کریں۔ اور اس فن کے دوستوں کو تحریک کر کے یہاں بھجوائیں۔ اجرت معقول دی جائے گی۔ درخواستیں ... اپریل تک پہنچ جانی چاہئیں۔ منیجر ایشیاٹک ٹکسٹائل اینڈ کارپٹ ملز قادیان

ضرورت

قادیان کے ایک کارخانہ کو ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو انگریزی میں تجارتی خط و کتابت کر سکے اور دیگر دفتری کام کا بھی تجربہ رکھتا ہو۔ خواہشمند احباب معہ سابقہ تجربہ کی تفصیل کے معرفت منیجر الفضل درخواست کریں۔ اگر کوئی مقامی دوست کچھ حصہ وقت کا دیگر کام کرنا چاہیں تو ان سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔

کلرک کی ضرورت

مجلس تعلیم کے لئے ایک ایسے کلرک کی ضرورت ہے جو مولوی فاضل یا میٹرک پاس ہو۔ مولوی ... میٹرک ہر دو پاس شدہ کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہشمند ... اپنی درخواستیں سیکرٹری مجلس تعلیم کو بھجوائیں

عبدالرحیم درد سیکرٹری مجلس تعلیم

"اس کا سبب خواہ کچھ بھی ہو لیکن واقعہ یہ ہے کہ اگر حکومت اور عوام اس نازک غذائی صورت حال کا مقابلہ جرأت اور سکون کے ساتھ نہیں کرتے تو تباہی یقینی ہے۔ ہم کو اس بیرونی حکومت کے خلاف اس محاذ کے سوا تمام محاذوں پر جنگ کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس محاذ پر بھی لڑنا چاہیئے بشرطیکہ وہ مدلل اور معقول رائے عامہ کے خلاف حقارت یا لاپرواہی کا رویہ اختیار کرے۔"

۱۶ فروری کا بیان

ہمارا عہد اور ہماری اپیل

اُن لوگوں سے جو کمی کے علاقہ میں رہتے ہیں ہم پوری امداد کا عہد کرتے ہیں۔ ملک کے تمام ذرائع و وسائل کو اکٹھا کر لیا گیا ہے۔ اور اُن کو امداد بہم پہنچائی جا رہی ہے۔ غذا کی کمی میں مساویانہ حصہ رسدی کا خیال رکھا جائے گا اور پورے ملک میں یکساں تقسیم ہوگی۔ راشننگ کو وسعت دیدی گئی ہے تاکہ ہر شخص اپنا صحیح حصہ پا سکے۔ قیمتوں کے کنٹرول کو سختی سے برقرار رکھا جائیگا۔ اس لئے آپ بھی پرسکون رہیئے اور اعتماد کیجئے ضرورت سے زیادہ خرید کر نفع بازوں سے کوئی سروکار نہ رکھیئے۔

اُن لوگوں سے جو فاضل پیداوار کے علاقوں میں رہتے ہیں ہماری درخواست ہے کہ وہ پوری پوری طرح مدد کریں۔ اگر آپ سے اپنا فاضل غلہ دینے کیلئے کہا جائے تو بھی آپ کے پاس آپ کی ضرورتوں سے بہت زیادہ بچ رہے گا۔ اگر آپ کے شہر میں راشننگ جاری کر دیا جائے یا راشن میں کمی کر دی جائے تو یہ یاد رکھیئے کہ ایسا قدم صرف آپ کے ہموطنوں کی مدد کے لئے اُٹھایا گیا ہے۔ اس کے باوجود بھی آپ کے پاس کافی اناج بچ رہے گا۔ چھوٹی سے چھوٹی مقدار میں ذخیرہ نہ کیجئے حکومت کے ذمہ داروں سے تعاون کیجئے۔

غذائی بحران کو شکست دیجئے

مِلکر کوشش کیجئے —— مِلکر حصہ لیجئے

تاجروں اور کاشتکاروں کو پیغام

اَب سے جس قدر اناج ممکن ہو سکے نکال دیجئے۔ اناج کی مقدار کا ہر مَن جو ذخیرہ کیا جائے اپنے بہت سے ہموطنوں کی موت کا سبب ہو سکتا ہے۔ صرف کنٹرول کی قیمتوں پر فروخت کیجئے جو آپ کے اور خریدار کے دونوں کے لئے مناسب ہیں۔ دوسروں کی مصیبت کے سہارے دولت کمانا ایک لعنت ہے۔

حکومت اور عوام نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ منافع بازوں اور چور بازاریوں کو ہر ممکن طاقت سے جو انہیں حاصل ہے کچل ڈالیں گے۔ چور بازار سے گریز کیجئے۔ یہ کام مجرمانہ ہے۔

فوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی کا جاری کردہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لندن ۱۵ اپریل - برطانوی فیڈریشن آف انڈیا ایسوسی ایشنز کے سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے انڈیا پنڈنٹ لیبر پارٹی کے پولیٹیکل سیکرٹری مسٹر فنر براکوے نے انکشاف کیا کہ برطانوی لیبر حکومت نے وزارتی مشن کے تینوں وزرا کے نام ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ برطانیہ واپس ہونے سے پیشتر ہر قیمت پر ہندوستانی لیڈروں سے مصالحت کرنے میں کامیابی حاصل کریں۔

لاہور ۱۵ اپریل - اہل پنجاب کو بتانے کے لئے کہ حکومت نے صوبہ کی بہبودی کے لئے آئندہ پانچ سال میں کس پروگرام پر عمل کا فیصلہ کیا ہے۔ اسمبلی چیمبر کے قریب بعد سالہ تعمیری پروگرام کی نمائش شروع کی ہے۔ جس کی رسم افتتاح پنجاب کے نئے گورنر سر ایوان جنکنز نے ادا کی۔

جموں ۱۵ اپریل - مہاراجہ کشمیر نے میٹر بیگ کی جگہ میاں احمد یار کو وزیر دفاع عامہ مقرر کیا ہے۔ میٹر ایم اے بیگ نے حال ہی میں اس عہدہ سے استعفا دیا تھا۔

پشاور ۱۵ اپریل - جنوبی وزیرستان کے مشہور لیڈر مسٹر گلاب خان نے قائداعظم کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ قبائلی پٹھان حصول پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کریں گے۔

لاہور ۱۵ اپریل - بہادر کوٹ ضلع میانوالی کے نزدیک دریائے سندھ میں کشتی الٹ جانے سے ایک سو جانیں ضائع ہو گئیں۔ یہ تمام لوگ بلوٹ کے تیرتھ کی طرف جا رہے تھے۔ کئی مقامات سے لاشیں برآمد کی جا رہی ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کتنے اشخاص ڈوبے لیکن مختلف مقامات سے ایک سو مرد عورتوں اور بچوں کی لاشیں برآمد کی گئی ہیں۔ مزید لاشوں کی تلاش ہے۔

راولپنڈی ۱۵ اپریل - فرنٹیئر گورنمنٹ نے چارسدہ سے لے کر مردان تک ریلوے لائن بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

لاہور ۱۵ اپریل پنجاب اسمبلی کے گذشتہ انتخابات میں جو لوگ کامیاب ہوئے ہیں۔ ان میں سے ۹۰ کے خلاف اس وقت تک انتخابی عذرداریاں الیکشن کمشنر کے دفتر میں موصول ہو چکی ہیں۔ خیال ہے کہ تین انتخابی عدالتیں بنائی جائیں گی۔ جو ان عذرداریوں کا فیصلہ کریں گی۔

دہلی ۱۵ اپریل - آج مرکزی اسمبلی میں ایک تحریک التوا کے نوٹس پر بحث کے دوران حکومت کی طرف سے بتایا گیا کہ وزرائے خارجہ کی جو کانفرنس ۲۵ اپریل کو پیرس میں منعقد ہو رہی ہے

پورے ۲۳۵ دن کے بعد ہوا ہے۔ روسی کمانڈر مقیم مانچوریا مارشل الینوسکی اپنے لائحہ عمل کے مطابق روسی فوجوں کے اخراج میں مصروف ہے۔

طہران ۱۵ اپریل - آج پرنس فیروز نے طہران میں اعلان کیا کہ ایرانی حکومت کی طرف سے اتحادی اسمبلی میں شامل ہونے

اخبار الفضل دیر سے ملنے کی شکایت کرنے والے احباب کی اطلاع کے لئے ضروری اعلان

اخبار الفضل کے وقت پر نہ ملنے کی عام شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ پہلے ہمارا خیال تھا۔ کہ ڈیلیوری کے آفس میں دیر ہوتی ہے۔ لیکن صحیح طور پر معلوم نہیں ہو سکا کہ کونسا دفتر اس کا ذمہ وار ہے۔ چونکہ یہ امر ایک مستقل شکایت کی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس لئے مزید تحقیقات کے لئے ایسے احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ چند ایسے پرچے جو ان کو وقت پر نہ ملے ہوں۔ یا اکٹھے ملے ہوں۔ مجلس مشاورت پر نمائندگان کے ہاتھ دفتر مینیجر الفضل میں بھجوا دیں۔ یا بذریعہ ڈاک بھجوا دیں۔ تا مزید تحقیق کر کے افسران بالا کو رپورٹ کی جا سکے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

جامعہ نصرت کی طالبات کیلئے وظائف

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس تعلیمی سال کے شروع سے مندرجہ ذیل وظائف منظور فرمائے ہیں:۔

امتحان	میزان میں پچاس فی صدی سے زیادہ نمبر لینے والی لڑکیوں کو	میزان میں ۷۵ فی صدی سے زیادہ نمبر لینے والی لڑکیوں کو
ممحدہ	۵ روپیہ ماہوار	۷ روپیہ ماہوار
عالمہ	۸ روپیہ "	۱۰ روپیہ "
علیمہ	۱۲ روپیہ "	۱۴ روپیہ "
علامہ	۲۰ روپیہ "	۲۲ روپیہ "

ہر امتحان میں جو لڑکی اول رہے گی۔ اسے مقررہ رقم سے ڈیوڑھا وظیفہ دیا جائیگا اور دوم رہنے والی لڑکی کو اول رہنے والی لڑکی سے ایک روپیہ کم بشرطیکہ ایسی لڑکیاں ۷۵ فی صدی سے زیادہ نمبر حاصل کریں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

اس میں ہندوستان کو نمائندگی حاصل نہیں ہو گی۔

چنکنگ ۱۵ اپریل - مانچوریا میں روسی ہیڈ کوارٹرز چنکنگ کو روسی فوجوں نے بالکل خالی کر دیا ہے۔ روسی فوجوں کا اخراج

والے ایرانی نمائندہ حسین علی کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اتحادی اسمبلی میں اب ایرانی سوال کو پیش نہ کریں۔ اور ایرانی احتجاج کو واپس لے لیں۔

نئی دہلی ۱۴ اپریل - نئی دہلی سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جزائر شرق الہند کے محب وطن راہنما ڈاکٹر شہریار نے ہندوستان کو پانچ لاکھ ٹن گندم کی پیشکش کی ہے۔ اس پیشکش سے اس صورت میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ جبکہ مال لانے والے جہاز دستیاب ہو گئے

نئی دہلی ۱۵ اپریل - آج مرکزی اسمبلی میں وار سیکرٹری نے بیان کیا۔ کہ جنگ کے دوران میں ۸۷ ہندوستانی مسلح فوجیوں کو پھانسی پر لٹکایا گیا ہے۔ ان کے خلاف مقدمات میں زیادہ تر قتل کے الزام تھے۔ ۱۸۵ فوجیوں کو عمر قید کی سزا دی گئی۔ اور اس عرصہ میں ۳۷۰۰ کے قریب فوجیوں کو مختلف میعاد کی سزا دی گئی۔ عمر قید کی سزا پانے والوں کے مقدمات پر اب نظر ثانی کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔

نئی دہلی ۱۵ اپریل - مولانا ابوالکلام آزاد ایک طویل بیان میں فرماتے ہیں۔ میرے خیال میں کانگرس کا فارمولا ان تمام نقائص سے پاک ہے۔ جو مسلم لیگ کے مطالبہ پاکستان میں موجود ہیں۔ میں اس دعوے کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہوں۔ کہ مسلمانوں کی نمایاں اکثریت مسلم لیگ کے مطالبہ پاکستان کی حامی ہے۔ استصواب رائے عامہ کے بغیر اس دعوے کو قبول نہیں کیا جا سکتا۔ مسلمان محسوس کریں گے۔ کہ کانگرس کی پیشکش ان کے لئے مسلم لیگ کے مطالبہ سے بہتر ہے۔

ٹوکیو ۱۵ اپریل - جاپانی حکومت نے امریکی حکام کو ایک رپورٹ پیش کی ہے۔ جس میں یہ اندازہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ ۱۹۴۶ء میں جاپانی عوام کی غذائی ضروریات کے لئے ایک لاکھ اور ستر ہزار گھوڑوں کو ذبح کرنا پڑیگا۔ جاپانی تیرتھوں کے پجاریوں نے غذائی سامان کی دقت کے باعث زندہ متبرک گھوڑوں کی بجائے لکڑی کے گھوڑے رکھ دیئے ہیں۔

رنگون ۱۵ اپریل - برمی ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے جو پستولوں۔ دستی بموں اور دیگر ہتھیاروں سے مسلح تھا رنگون کے ضلع انسین میں زیابت کون کے نزدیک ایک ہندوستانی فوجی رسد پر حملہ کیا۔ ڈاکوؤں کے فائرنگ سے چند ہندوستانی فوجی زخمی ہوئے۔ ہندوستانی فوجیوں نے بھی جوابی فائرنگ کیا۔ اور آخر ایک حوالدار نے انہیں بھگا دیا۔